تیرے دین پاک کی وہ ضیاء کہ چمک اٹھی راہ اصطفاء
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

خیر الناجیہ فی نیاز والفاتحہ

المعروف

نیاز دلاؤ فلاح پاؤ

تحریر مبارک از

حضرت علامہ مفتی محمد عبد الوہاب خاں القادری الرضوی مدظلہ

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شاہ فیصل کالونی

ترے دین پاک کی وہ ضیاء کہ چمک اٹھی راہ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا، کہیں نور ہے کہیں نار ہے

خیر الناجیہ فی نیاز و الفاتحہ

المعروف

نیاز دلاؤ، فلاح پاؤ

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی مدظلہ

بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
برانچ : ________ کراچی

تقریظ

علامہ بلاد دافع الفساد مرجع الافراد حامی سنت محسن ملت ماحی بدعت حضرت مولینا بفضل اولانا علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العلیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالوہاب خان قادری الرضوی مدظلہ العالی کا کتابچہ "خیر الناجیہ فی نیاز و الفاتحہ" اس فقیر نے پورا پڑھا۔ مسئلہ میلاد النبی ﷺ گیارھویں شریف' نیاز و نذر' ایصال ثواب پر بہت عمدہ پایا۔ جگہ جگہ قرآن مجید فرقان حمید سے بین استدلال' احادیث مقدسہ سے اس کا بین ثبوت' علمائے اہلسنّت' محققین کی کتب و عبارات اور مخالفین کی کتب و عبارات سے کئی جگہ مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے' زبان و بیان نہایت آسان مگر پر وقار' اس مختصر رسالہ میں اس زمانہ کے وہابیہ اور دیوبندیہ کے مرکزی سوالات کے کافی اور شافی جوابات موجود ہیں۔

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا لائبریری نے اسے نفیس اور عمدہ طبع کر کے اور حسین بنایا ہے۔ مؤلف موصوف مدظلہ العالی اور بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے اراکین کو اللہ تبارک و تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے اور ان مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین بجاہ نبی الکریم علیہ و علی الہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

سید شاہ تراب الحق قادری

۱۱ نومبر ۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العلمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين وشفيع المذنبين وسيدالكونين سيدنا ومولينا وماونا وملجانا محمد واله واصحابه وبارک وسلم ابدا ابدا فقال تعالى مخبروامرا ان الله وملئكته يصلون على النبىO يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماO صدق الله العلى العظيم وصدق رسوله نبى الكريمO اللهم صل وسلم وبارک على سيدنا ومولينا محمد معدن الجود والكرم واله واصحابه وبارک وسلمO

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر' اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام' وہ سلام جو ان کی شان کے لائق ہے۔

معلوم ہوا کہ بندوں یعنی مومنوں کے اعمال درود و سلام وغیرہ ان کی خدمت عالیہ میں نذر کئے جاتے ہیں جو اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو محبوب و مطلوب ہیں یہاں سے مسئلہ ایصال ثواب روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے اور ایصال ثواب کو عرف عام میں بزرگان دین و اولیاء کاملین و انبیاء مرسلین علیهم الصلوۃ والتسلیم کے لئے نذر و نیاز کہتے ہیں اور عام مومنین کے لئے ایصال ثواب کو فاتحہ کہا جاتا ہے۔

نذر و نیاز و فاتحہ طعام کی حقیقت

اے عزیز! جان لو کہ نیاز و فاتحہ چار (۴) اجزاء پر مشتمل ہے!

اول : "صلوۃ" ـــ یعنی اول و آخر درود شریف پڑھنا۔

دوم : "تلاوت" ـــ قرآن کریم پڑھنا اور اللہ تعالی کا ذکر کرنا جیسے کلمہ طیبہ کی

کثرت، وغیرہ۔

سوم : "انفاق"۔۔۔یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، مومنین کو کھانا کھلانا یا کپڑا دینا یا مٹھائی دینا یا شربت پلانا وغیرہ۔

چہارم : "دعائے ایصال ثواب"۔۔۔یعنی اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ ثواب کو معظمان دین کی خدمت میں نذر کرنا اور عام مومنین کی ارواح کو ایصال کرنا۔

اور یہ چاروں اجزاء قرآن کریم سے ثابت ہیں۔

اول، درود شریف کہ اس کا حکم قرآن کریم میں مذکور، مگر مومنین کے لئے جو مومن نہیں اس کو اس حکم سے کوئی علاقہ نہیں وہ حکم **یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماO** میں مذکور۔

دوم، تلاوت قرآن کریم میں تو کسی مومن کو کلام نہیں البتہ جو کافر اور مرتد ہوں وہی قرآن کریم سے عداوت رکھتے ہیں۔

سوم، انفاق۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

آیت اول: **ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون۔**

ترجمہ:

"ہدایت یافتہ متقین وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔"

(البقرہ:۲۔۳)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ خرچ کرنا مومنین متقین کی ایک علامت ہے اور فرماتا

ہے:

آیت دوم : والنفقو فی سبیل الله ولا تلقو بایدیکم الی التهلکتم

ترجمہ :

"اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔"

(البقرہ:۱۹۵)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ ہلاکت کا سبب ہے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں بلکہ خرچ کرنے والوں کو برا کہتے ہیں۔

آیت سوم : ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن بالله والیوم الاخر والملئکته والکتب والنبین واتی المال علی حبه ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب○

ترجمہ :

"کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں"۔ (البقرۃ:۱۷۷)

اور مال دینے میں ہر طرح کا مال مطلوب اور کھانا کھلانا بھی مرغوب' یہ سب صدقات نافلہ سے ہیں اور رشتے داروں کو دینے میں دو ثواب ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحم' کا یہ بیان نیاز و فاتحہ 'بارھویں شریف' گیارھویں شریف و عرس وغیرہ تمام کار خیر میں شامل ہیں' دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

آیت چہارم: اناالابرار فرماکر مومنین صالحین کے متعلق فرمایا جاتا ہے:

ویطعمون اطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا۔ انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔

"اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو' ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔"

(الدھر:۸۔۹)

غور کیجئے کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بارھویں شریف اور گیارھویں شریف اور دیگر نیاز و فاتحہ وغیرہ میں بطیب' خاطر کھانا کھلایا جاتا ہے نہ ان کھانے والوں سے بدلہ کی بات نہ شکر گزاری کا سوال ہوتا' رہا عزیز و اقارب کا' اس کا ذکر آیت نمبر تین میں بیان کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ عرس و نیاز و فاتحہ وغیرہ سب اللہ تعالی کے حکم اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوتے ہیں کوئی مومن اس کا انکار نہیں کرتا البتہ کفار و فجار اس کے منکر ہیں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

آیت پنجم:

و اذا قیل لهم انفقو مما رزقکم الله قال الذین کفر واللذین امنوا

انطعم من لو يشاء الله اطعمه ان انتم الا فی ضلل مبین O

"اور جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں"

(یٰس : ۴۷)

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا اور کھانا یا مٹھائی منگانا یا فروٹ لانا نیک مسلمانوں کی نشانی ہے اور ان چیزوں سے روکنا اور شرک و بدعت کے فتوے لگانا، عذر نامعقول کا بہانا بنا کر مسلمانوں کو مجرم بتانا یہ کفار و فجار کا شعار ہے۔

آیت ششم :

منافقین کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے:

المنفقون والمنفقت بعضهم من بعض یامرون بالمنکر و ینهون عن المعروف و یقبضون ایدیهم۔

"یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں"۔

(التوبہ:٦٧)

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ نیک کاموں جیسے کہ میلاد شریف کرانا، نیاز و فاتحہ دلانا وغیرہ ان امور خیر سے روکنا اور اپنی مٹھی بند رکھنا یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل کی راہ میں خرچ نہ کرنا یہ منافقین کا کام ہے۔

آیت ہفتم :

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

"یعنی تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو"۔

(آل عمران:۹۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات خواہ واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں۔ چنانچہ میلاد شریف ونیاز وفاتحہ وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الہی عزوجل کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے۔ جیسے کہ مومنین اہلسنت میں بریانی، پلاؤ، حلوہ، پوری وغیرہ جو محبوب ومرغوب کھانے ہیں ان کا پکانا اور اللہ کی راہ میں کھلانا بھی داخل ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے یعنی مومنین میں تقسیم کرتے جیسا کہ اہلسنت میں میلاد شریف کے موقع پر بالو شاہی، امرتی، جلیبی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں یہ سب اللہ کی راہ میں اس کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ حضرت طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینے میں بڑے مالدار تھے۔ انہیں اپنے اموال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مجھے اپنے اموال میں بیرحا (باغ) سب سے پیارا ہے میں اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بایمائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقارب اور بنی عم میں اس کو تقسیم کردیا۔ لہذا مومنین اہلسنت میں محبوب ومرغوب اشیاء، میلاد

شریف ونیاز وفاتحہ میں مہیا کر کے تقسیم کراتے ہیں۔ والحمدالله رب العلمین۔

معلوم ہوا کہ میلاد شریف اور نیاز وفاتحہ ان اعمال صالحہ کے مجموعہ کا نام ہے کہ مسلمان عمدہ کھانے پکاتے 'مٹھائی منگاتے' فروٹ لاتے اور قرآن شریف اور درود پاک پڑھاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مسلمانوں کو بطیب خاطر کھلاتے ہیں نہ اس پر بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری کی امید رکھتے ہیں۔

اب اگر کوئی صاحب یہ سوال کریں کہ نیاز وفاتحہ میں تو تلاوت قرآن کریم اور درود شریف وغیرہ پڑھا جاتا ہے مگر میلاد شریف کا ذکر کہاں ہے 'بعض لوگ تو میلاد شریف کو شرک کہتے ہیں اور بعض بدعت۔

اے عزیز : جان لو کہ میلاد شریف معروف ہے ذکر ولادت (پیدائش) سے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کے تشریف لانے کا ذکر ہے اور پیدائش کا ذکر کرنا حادث ہونے پر دال ہے اور جو حادث ہے وہ ہرگز قدیم نہیں۔ اللہ عزوجل حدوث سے پاک اور قدیم ہے لہٰذا میلاد شریف یعنی ذکر ولادت حضور ﷺ شرک توڑ اور شرک کے تصور کو ختم کرنے والا ہے اور رہا بدعت تو یہ کوئی دین میں نئی ایجاد اور مذموم کار جو منشائے الٰہی کے خلاف ہو ہرگز نہیں بلکہ یہ تو سنت قدیمہ ہے 'اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

واذ اخذالله میثاق النبین لمااتیتکم من کتب و حکمته ثم جاء کم رسول مصدق لمامعکم لتومنن به ولتنصرنه۔ قال اقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالو اقررنا ○ قال فاشهدوا و انا معکم من الشهدین ○ فمن تولی بعد ذالک فاولئک هم الفسقون ○

ترجمہ : "اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (قبل اس کے کہ انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کچھ عرض کرتے) فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔"

(آل عمران:۸۱۔۸۲)

مجلس میثاق میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر بیان فرمایا اور تمام انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام نے سنا انقیاد و اطاعت حضور ﷺ کا اقرار کیا تو سب سے پہلے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا بیان فرمانے والا اللہ عزوجل ہے کہ فرمایا ثم جاء کم پھر تمہارے پاس وہ (محمد مصطفیٰ ﷺ) تشریف لائیں اور ذکر پاک کی سب سے پہلی مجلس، مجلس انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام ہیں جس میں بیان فرمانے والا اللہ رب العزت ہے اور سننے والے انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام ہیں اس کے ماسوا قرآن کریم جگہ جگہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کا بیان موجود، مثلاً لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ الی اخرہ "بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول" کہیں فرمایا، یاایھا الناس قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرالکم "اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو"

(النساء:۱۷۰) الغرض قرآن حکیم میں متعدد مقام پر حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر موجود ہے۔

علاوہ ازیں ہر زمانے میں حضور ﷺ کا ذکر ولادت باسعادت اور تشریف آوری ہوتا رہا' ہر قرن میں مختلف انبیاء مرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم' حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے رہے۔ آدم علیہ السلام ہمیشہ حضور ﷺ کا ذکر کرتے حتی کہ جب زمانہ وصال شریف قریب آیا شیث علیہ السلام کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اے فرزند تو میرے بعد خلیفہ ہوگا' عماد التقوی والعروۃ الوثقی (محمد ﷺ ہیں) کو نہ چھوڑنا العروۃ الوثقی محمد ﷺ ہیں۔ جب اللہ عزوجل کو یاد کرے محمد ﷺ کا ذکر ضرور کرنا فانی رایت الملئکتہ تذکرہ فی کل ساعتھا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہر وقت ہر گھڑی ان کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اسی طرح ہر قرن میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم وموسیٰ وداؤد وسلیمان وزکریا علیہم الصلوۃ والسلام وغیرہ تمام نبی ورسول اپنے اپنے زمانے میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے ان کا ذکر پاک کرتے رہے یہاں تک کہ وہ سب میں پچھلا ذکر سنانے والا کنواری بتول کا ستھرا بیٹا یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ السلام تشریف لائے اور فرمایا مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد "میں بشارت دیتا ہوں ان رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف لانے والے ہیں۔ جن کا نام احمد ہے"۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (الصف:٦) تو میلاد شریف کو بدعت بتانا' اللہ عزوجل اور اس کے انبیاء مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام پر حکم بدعت لگانا اور ان کو معاذ اللہ بدعتی بتانا ہے۔ محفل میلاد مبارکہ کی شان میں عارفین زمان کاملین

دوران کی زبان فیض ترجمان سے سنئے، فقیر صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہے۔
حضرت شیخ محقق علامہ مدقق حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا فضل و کمال، تقویٰ و طہارت اور عبادت و ریاضت محتاج بیان نہیں اپنے رب کریم سے طویل مناجات میں عرض کرتے ہیں۔
"اے میرے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر، میں کھڑا ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری اور محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں مقبول ہوگا اور جو درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہ ہوگی"۔
(اخبار الاخیار شریف مترجم اردو صفحہ ۶۲۴، اردو ترجمہ مولوی سبحان محمود دیوبندی، استاذ الحدیث دارالعلوم کراچی مطبوعہ مدینہ پبلیکیشنز بندر روڈ کراچی)
یہ ہے میلاد شریف کی عظمت وشان جس کو جانتے ہیں اہل ایمان، اس محفل مبارکہ میں نیاز ہوتی ہے اور شیرینی (مٹھائی) تقسیم کی جاتی ہے جو **انفقوا فی سبیل الله** "اللہ کی راہ میں خرچ کرو" کی تعمیل حکم ہے۔ **والله ہادی**، جسے اللہ ہدایت دے وہی اس کو پائے۔ •

چہارم :دعااور ایصال ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

والذین جاو من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنو ربنا انک رئوف رحیمO

ترجمہ : "اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت رحم والا ہے۔"

(الحشر : ۱۰)

معلوم ہوا کہ مومن اپنے بھائیوں یعنی مومنین کی بھلائی چاہنے' اور فائدہ پہنچانے پر حریص ہے چنانچہ وہ دعا کرتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے جو ایمان والے ہیں اور ہمارے قلوب میں ایمان والوں کی طرف سے حسد و کینہ نہ رکھ چنانچہ نیاز و فاتحہ میں درود شریف اور تلاوت قرآن کریم و ذکر و اذکار وغیرہ سے اپنے ایمان والے بھائیوں کو اس کے ثواب سے فائدہ پہنچاتے اور ان کی بخشش چاہتے ہیں اور بزرگان دین پر نزول رحمت و ترقی درجات کی دعا کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو نیاز و فاتحہ کراتے ہیں وہ اس آیت مبارکہ کے مصداق ہیں اور جو منع کرتے حرام' شرک و بدعت بتاتے ہیں' وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان والوں کی طرف حسد و کینہ ہے جس

کی بناء پر وہ طرح طرح کے حیلے گڑھتے اور بہانے تلاش کرتے ہیں' ایسوں کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

واذا قیل لھم انفقوا مما رزقکم الله قال الذین کفروا للذین امنوا انطعم من لو یشاء اطعمه ان انتم الا فی ضلال مبین○

ترجمہ : جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو (غرباء اور مساکین کو کھلاؤ) تو کافر' مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں۔"

(یٰس : ۴۷)

نیاز و فاتحہ وغیرہ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ درود شریف اور تلاوت قرآن کریم وذکر و اذکار وغیرہ کھانا پکانا یا شیرینی لانا فروٹ منگانا سب صدقات اللہ عزوجل کی خوشنودی اور رضامندی کے لئے ہوتے ہیں' نہ یہ واجب ہیں نہ فرض کہ صرف غرباء اور مساکین ہی کو کھلائیں جائیں کیونکہ یہ صدقات نافلہ سے ہیں اس میں غرباء اور مساکین اور عزیزو اقارب وغیرہ سب کو کھلاتے ہیں۔ عزیزو اقارب کے کھلانے میں دوہرا ثواب ہے' ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا' **واتی المال علی حبه ذوی القربی والیتمی والمسکین و ابن سبیل و السائلین** (البقرہ : ۱۷۷) "اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں کو۔" یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان ہے۔ حدیث نسائی شریف میں ہے کہ رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحم کا۔ لہٰذا نیاز و فاتحہ و میلاد شریف وغیرہ ان

امور کا مظہر ہیں کہ مسلمان کھانا پکاتے یا شیرینی منگاتے یا فروٹ لاتے یہ سب اللہ عزوجل کی محبت میں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بطیب خاطر مسلمانوں کو کھلاتے نہ کسی سے بدلہ چاہتے نہ شکرگزاری کا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ بدل وجان اللہ عزوجل کے ارشاد کے مطابق کرتے ہیں' جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: **ویطعمون الطعام لوجه الله لانرید منکم جزاء ولاشکورا یعنی اور کھانا** کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

دعائے ایصال ثواب

اے اللہ یہ جو پڑھا گیا درود شریف اور قرآن کریم وغیرہ اور جو پکایا گیا کھانا جو لایا گیا فروٹ وشیرینی یہ سب تیری خوشنودی کے لئے ہے اور ان سب کو اپنے فضل محض سے قبول فرما اور ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمادے اور اس سب کا ثواب ہمارے عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے مطابق عطا فرما اور وہ ثواب ہمارے آقا ومولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کے آل واصحاب وازواج وغیرہ سب کی نذر ہے اور جس جس کو چاہے نذر گزارے اور عام مومنین والدین وغیرہ کی روح کو اس کا ثواب عطا فرمادے۔

یہ ایک مختصری حقیقت ایصال ثواب ہے اسی طرح جس کی چاہے نذر کرے یا ثواب پہنچائے۔ آخر میں پھر درود شریف پڑھے' دعا کرے اور یہ نیاز وفاتحہ کرنا منشائے الٰہی کے مطابق مومنین کی خیرخواہی اور نفع رسانی کا مندوب ومستحسن طریقہ ہے جو آیت کریمہ مذکورہ کے عین مطابق ہے جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے والذین جاء ومن

بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ○ "یعنی اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے" (الحشر:۱۰) معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کے لئے بھلائی چاہنا اور فائدہ پہنچانا مطلوب و محبوب ہے جو آج نیاز و فاتحہ کی شکل میں موجود ہے اور جو لوگ منع کرتے ہیں وہ مسلمانوں سے عداوت و کینہ رکھتے ہیں جیسا کہ اس کے بعد فرمایا **ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنو** ○ "اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ"۔ (الحشر:۱۰)

تو جو اس فائدہ رسانی ایصال ثواب کا مانع ہے اور بدعت و حرام یا شرک کہتا ہے اور اس کے دل عناد و کینہ سے مملو (بھرے) ہوئے ہیں وہ مسلمانوں کے بدخواہ اور بداندیش ہیں جو مومنین کی خیرخواہی اور بھلائی والے کاموں سے روکتے ہیں۔ ایسوں کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے:

المنفقون والمنفقت بعضہم من بعض یامرون بالمنکر وینھون عن المعروف ویقبضون ایدیھم ○

ترجمہ:

"یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں" (التوبہ:۶۷)

یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں بلکہ مندوب و مستحسن امور کو بدعت و حرام اور شرک بتاتے ہیں۔

اعتراض

اعمال کا فائدہ عمل کرنے والے کو ہوتا ہے کسی غیر کو اس کے عمل سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

الجواب

یہ عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اول پیش کردہ آیت کریمہ **والذین جاء من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان** O "اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے"۔ اگر عمل کا فائدہ کسی غیر کو نہیں پہنچتا تو **ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان** عرض کرنا عبث ہی نہیں ہوگا بلکہ باطل ہوگا تو اللہ عزوجل کے ارشاد کو معاذ اللہ باطل تو کجا عبث جاننا بھی مومن کی شان نہیں بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کے متعلق دعا مذکور ہے: **ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب** O "اے ہمارے رب بخش دے مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو قیامت کے روز"۔

اسی طرح متعدد آیات قرآن کریم میں مذکور۔ اگر مومن کے عمل سے دوسرے مسلمان کو فائدہ نہ پہنچے تو یہ سب دعائیں معاذ اللہ بے کار ثابت ہوں' علاوہ ازیں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

واما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینتہ و کان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا فارادربک ان یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمتہ من ربک وما فعلتہ عن امری

ترجمہ:

"اور رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا"۔(الکھف:۸۲)

آیت کریمہ میں ابوھما صالحا سے معلوم ہوا کہ باپ کے اعمال صالح سے بچوں کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ ان کا خزانہ محفوظ کردیا اس وقت تک کے لئے کہ وہ جوان ہوں۔ ثابت ہوا کہ مومن کے عمل سے فائدہ پہنچتا ہے مگر مومن کو پہنچتا ہے غیر کو نہیں۔

جن کا ایمان یہ ہے کہ کسی کے اعمال سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا تو وہ لوگ "نماز جنازہ" کیوں پڑھتے ہیں؟ آخر نماز جنازہ میں یہی تو کہتے ہیں اللھم اغفر لحینا ومیتنا الخ۔ اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے۔ اور ان کی بخشش اور مغفرت ہوگی نہیں نہ ان کو کوئی فائدہ پہنچے تو ان لوگوں کا نماز پڑھنا لغو اور باطل ٹھہرا، ایسوں ہی کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ

ترجمہ:

"اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا"۔ (التوبہ:۸۴)

اے عزیز! یہاں نذر ماننے سے مراد نذر عرفی ہے نہ کہ نذر شرعی جو کہ عامۃ الناس میں معروف ہے اور نذر شرعی مراد نہیں ہوتی۔

وہم شیطانی

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس چیز یا کھانے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے' قرآن کریم میں ہے وما اھل بہ لغیر اللہ چونکہ نیاز و فاتحہ کے کھانے پر غیر اللہ کا نام لیا گیا اور اللہ کے سوا دوسرے اولیاء ہوں یا مسلمان ان کا نام لیا جاتا ہے لہٰذا یہ کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

عرفان ایقانی

اس آیت کا نیاز و فاتحہ سے کوئی علاقہ ہی نہیں یہ حکم تو حلال جانوروں کے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی غیر کا نام لے کر ذبح کئے جانے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انما حرم علیکم المیتہ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیراللہ O

"اس نے ہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا"۔

(البقرہ:۱۷۳)

وما اھل لغیر اللہ سے مراد وہ جانور ہے جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ اس آیت کریمہ کو نیاز و فاتحہ سے کیا علاقہ۔ نیاز و . نہ میں تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے جو کھانا شیرینی وغیرہ صدقہ کرتے ہیں اس کا ثواب بطور

نذر، نیاز ہدیہ کیا جاتا ہے یا ثواب پہنچایا جاتا ہے کہ اللہ عزوجل یہ ثواب فلاں کی روح کو پہنچادے۔

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا جاتا ہے:

یایھاالذین امنوا اوفوا بالعقود احلت لکم بھیمتہ الانعام الامایتلی

ترجمہ:

"اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر جو آگے سنایا جائے گا تم کو"۔

(المائدہ:۱)

چنانچہ آگے سنایا جاتا ہے:

حرمت علیکم المیتتہ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیراللہ بہ والمنخنقتہ والموقوذة والمتردیتہ والنطیحتہ وما اکل السبع الا ماذکیتم وماذبح علی النصب

ترجمہ:

"تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیرخدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا"۔

(المائدہ:۳)

معلوم ہوا کہ یہ حکم بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی غیر کا نام لے کر ذبح کیا جائے اس کے لئے ہے جس کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا وہ حلال ہے اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا

معلوم ہوا کہ جنازہ اور ایصال ثواب سے مومن کو فائدہ پہنچتا ہے اور جو منکر کافر ہے یا منافق اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا' اللہ عزوجل نے مومن کو منع فرمادیا کہ کسی کافر اور منافق کی نہ تو نماز جنازہ پڑھی جائے نہ ان کی قبر پر کھڑے ہو۔ معلوم ہوا کہ کافر و منافق کی میت پر نماز و ایصال کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تحفہ تو مومنین کے لئے ہے دوسروں کا کوئی حصہ ہی نہیں۔

علاوہ ازیں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **یاایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما** O "اے ایمان والو ان (نبی) پر درود اور خوب سلام بھیجو" معلوم ہوا کہ اہل ایمان جو اپنے نبی ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں وہ ان کو پہنچتا ہے' جب درود و سلام کا تحفہ پہنچنا مستحقق ہوگیا تو دیگر اعمال صالحہ کا ثواب پہنچنا بھی متحقق ہوگیا چنانچہ مسلمان خواص وعام اپنے اعمال صالحہ کا ثواب معظمان دین کی نذر اور عامتہ المسلمین کی روح کو ایصال کرتے ہیں اسی کو نیاز و نذر و فاتحہ کہتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی جو اکابر علماء دیوبند کے پیر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

"حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء تبرکاً ہوتی تھی جب ختم ہوئی تبرکاً دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے۔"

(امداد المشتاق' مرتبہ اشرف علی تھانوی' صفحہ ۹۲)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"حضرت ایشاں در قصبہ ڈاسنہ بزیارت مخدوم اللہ دیا رفتہ بودند شب ہنگام بود در آں

محل فرمودند مخدوم ضیافت ما میکنند وی گویند چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد وملال بریاراں غالب آمد آنگاہ زنے بیاید طبق برنج وشیرنی بر سرو گفت نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاند ہماں ساعت ایں طعام پختہ باشندگان درگاہ مخدوم اللہ دیا رسانم دریں وقت آمد ایفائے نذر کردم"۔

(انفاس العارفین، صفحہ ۴۵)

"یعنی شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں، حضرت والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ قصبہ ڈاسنہ میں مخدوم اللہ دیا کی زیارت کو گئے رات کا وقت تھا اس جگہ فرمایا کہ مخدوم ہماری ضیافت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کھا کر جانا۔ حضرت نے توقف فرمایا یہاں تک کہ آدمیوں کا نشان منقطع ہو گیا ساتھی اکتا گئے اس وقت ایک عورت اپنے سر پر چاول اور شیرنی کا طباق لئے ہوئے آئی اور کہا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند آئے گا اس وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں بیٹھنے والوں کو پہنچاؤں گی وہ اسی وقت آیا۔ میں نے اپنی نذر پوری کر دی"۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی اس روایت سے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے قول کہ (طریق نذر ونیاز قدیم زمانے سے جاری ہے) کی تصدیق ہوجاتی ہے نیز معلوم ہوا کہ معظمان دین اولیائے کاملین کی بارگاہ میں مسلمان طعام وشیرنی وغیرہ تحائف نذر کرتے اور نیاز دلاتے ہیں۔ اولیائے کرام ان تحائف سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے والد ماجد علیہ الرحمتہ کی ضیافت فرمائی۔ فالحمدلله رب العلمین

تنبیہ:

ہے:

فکلوا مما ذکراسم اللہ علیہ ان کنتم بایتہ مومنین ○ فمالکم الا تاکلو امما ذکر اسم اللہ علیہ

"تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا (یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا) اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا"۔

(الانعام:۱۱۸-۱۱۹)

معلوم ہوا کہ نیاز و فاتحہ تو کجا کہ جس کا ثواب ایصال کیا گیا' وہ جانور اگرچہ ذبح سے قبل کسی کے نام سے منسوب ہو جیسے عمرو کی بکری تو اگر ذبح کے وقت اللہ کا نام پکارا گیا تو اس کو جو حرام بتائے یا حرام سمجھ کر نہ کھائے وہ اللہ عزوجل کی آیتوں کو نہیں مانتا۔ نیاز دلانی وفاتحہ خوانی میں تو مقصود ثواب پہنچانا ہے کھانا اور شیرینی ہی کیا بلکہ تمام اشیاء کسی نہ کسی نسبت سے منسوب ہوتے ہیں اس نسبت پر اعتماد کیا جائے تو تمام اشیاء حرام ہو جائیں کھانا اور شیرینی تو کجا وہ مویشی جو روزانہ ملک میں لاکھوں سے زیادہ کی تعداد میں ذبح ہوتے ہیں' پیدائش لے کر ذبح کرنے سے پہلے تک کسی نہ کسی فرد کی جانب منسوب ہوتے ہیں مثلاً اسلم کی گائے' اکرم کی بکری' احمد کا اونٹ وغیرہم ساری زندگی کہلاتا رہا مگر جب اللہ کا نام لے کر ذبح کیا تو وہ سب حلال ہیں اور سارا عالم اسلام اس کو حلال جانتا اور حلال سمجھ کر کھاتا ہے اور جو بربنائے نسبت غیراللہ' اس کو حرام کہتا ہے کیا وہ مارکیٹ سے گوشت خرید کر نہیں لاتا؟ تو معلوم ہوا کہ یہ وہم شیطانی ہے' عرفان ایقانی کے منافی ہے۔ بس مسلمان ذابح (ذبح کرنے والا) کی

نیت بوقت ذبح معتبر ہے قبل وبعد کا اعتبار نہیں۔

ردالمحتار میں ہے:

اعلم ان الموار علی القصد عند ابتداء الذبح

اضافت معنی عبادت نہیں۔

اے عزیز جان لے کہ اضافت معنی عبادت میں منحصر نہیں کہ خواہی نخواہی گیارہویں شریف کے لئے بکرا' بارہویں شریف کے لئے گائے کے یہ معنی ٹھہرالئے جائیں کہ وہ بکرا اور گائے جس سے منسوب ہیں (معاذ اللہ) ان کی عبادت مقصود' حاشا کلا' ہرگز نہیں۔ اضافت کو ادنیٰ علاقہ کافی ہوتا ہے مثلاً ظہر کی نماز' جنازہ کی نماز' مسافر کی نماز' امام کی نماز' مقتدی کی نماز' عید کی نماز' بیمار کی نماز' رمضان کے روزے' اونٹوں کی زکوۃ' کعبہ کا حج معروف ہے۔ کیا اس اضافت سے مقصود عبادت بمنسوب اضافت ہوگی' ہرگز نہیں۔ جب ان اضافتوں سے نماز وغیرہ میں کفرو شرک و حرمت درکنار' نام کو کراہت بھی نہیں آتی تو گیارہویں شریف کے بکرے اور بارہویں شریف کی گائے کہنے سے اللہ کے حلال فرمائے ہوئے جانور جبکہ بوقت ذبح اللہ کا نام پکارا گیا کیونکر حرام اور مردار ہو گئے؟ پس مطلقاً نیت اور نسبت غیر کو موجب حرمت جاننا اور **ما اهل به لغير الله** میں داخل ماننا نہ صرف جہالت بلکہ جنون اور دیوانگی ہے شرع و عقل دونوں سے بے گانگی ہے آیت کریمہ **وما اهل به لغير الله** جو جانوروں کے ذبح کرنے کے متعلق ہے اس کو نیاز و فاتحہ کے ایصال ثواب پر منطبق کرنا اور اللہ کے حلال رزق کو حرام کہنا کسی جاہل نہیں بلکہ اجہل پاگل کا کام ہے' کسی مسلمان کا یہ کام نہیں کہ مسلمانوں پر بالجبر فسق و حرمت کا حکم لگائے اور جس رزق کو

اللہ عزوجل نے حلال کیا اس کو مسلمانوں کے لئے حرام بتائے۔
غور فرمایئے! ایک رزق حلال' دوم تلاوت قرآن کریم' سوم درود شریف واذکار' چہارم اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے کھانا شیرنی وغیرہ صدقات کو اللہ کی محبت میں اللہ کے بندوں کو کھلانا' نہ کہ ان پر احسان جتانا یا بدلہ چاہنا یا شکر گزاری کا طالب ہونا' ہرگز نہیں بلکہ خاص اللہ کی محبت میں اپنا مال خرچ کرنا اور مسلمانوں کو کھلانا مقصود ہے' یہ مجموعہ برکات والخیرات قرآن کریم سے ماخوذ عین مطابق حکم ذوالجلال ہے۔ وما علینا الا بلاغ ○
اللہ عزوجل اس عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور رشد وہدایت کا سبب بنائے۔(آمین)
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ ونور عرشہ وزینتہ فرشہ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم ابدا ابدا۔
سگ بارگاہ رضا ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ
پنج شنبہ ۲/ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ بمطابق ۴/ جولائی ۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیاز و فاتحہ اور مودودی صاحب کا مذہب

مودودی صاحب قرآن کریم کو ڈھال بنا کر اپنا حکم جاری فرماتے ہیں : "وما اھل بہ لغیر اللہ" اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو (پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ جانور ہو یا غلہ یا اور کوئی کھانے کی چیز دراصل اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ ہی نے وہ چیز ہم کو عطا کی ہے لہٰذا اعتراف نعمت یا صدقہ یا نظر و نیاز کے طور پر اگر کسی کا نام ان چیزوں پر لیا جاسکتا ہے تو وہ صرف اللہ ہی کا نام ہے اس کے سوا کسی دوسرے کا نام لینا یہ معنی رکھتا ہے کہ ہم خدا کے بجائے یا خدا کے ساتھ اس کی بالاتری بھی تسلیم کر رہے ہیں۔" (تفہیم القرآن' جلد اول' سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۷۱' صفحہ ۱۳۵)

فقیر کہتا ہے کہ جانور یا غلہ اور کھانے ہی پر کیا منحصر ہے مودودی صاحب یہ بتائیں ان کے ماسوا جو بھی اشیاء ہیں کیا اللہ ان کا مالک نہیں' مودودی صاحب کو اللہ جل مجدہ نے ظاہر و باطن میں بیشار اشیاء (نعمتیں) عطاء فرمائیں اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ان کا مالک معاذاللہ' اللہ تعالیٰ نہیں ہے؟ جب ہی تو اصحاب حضار اور رفقائے نادار یہ کہتے نہیں شرماتے کہ مودودی صاحب کی شلوار و مودودی صاحب کی ٹوپی' جوتی' گاڑی وغیرہ جن کا تعلق مودودی صاحب کی ذات سے ہے اور تمام طرح طرح کے کھانے' فروٹ' غذائیں اور ظاہر و باطن کی نعمتیں جیسے مودودی صاحب کا ہاتھ' پیر' سر' آنکھ' زبان' دل' جگر' گردہ' وغیرہ وغیرہ ان تمام اشیائے تامہ کے مالک مودودی صاحب ہیں معاذاللہ' خدا نہیں اگر یہ تجویز کرلیا جائے کہ حقیقت میں ان تمام اشیاء کا مالک اللہ عزوجل ہی ہے تو مودودی کا نام ان اشیاء پر لینے کا مطلب یہ ہوا کہ مودودی صاحب کے رفقاء اور پرستاروں نے خدا

کے بجائے یا خدا کے ساتھ مودودی صاحب کی بالاتری بھی تسلیم کرلی ہے
جس کا حاصل یہ ہے کہ ان ہزارہا رفقاء نے خدا کے ساتھ مودودی صاحب
کو شریک ٹھہرایا اور مشرک ہوئے۔

علاوہ ازیں مودودی صاحب نے بھی نہ ان لوگوں کی گرفت فرمائی اور
نہ ان کو اس امر سے باز رکھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ مودودی صاحب بزعم
خویش خدا یا خدا کا شریک ٹھہرانے میں برابر کے شریک ہیں اور اگر یہ
مفہوم مراد نہیں تو نظرونیاز و فاتحہ وصدقہ کے باب میں مودودی صاحب پر
کونسی وحی متلو یا غیر متلو نازل ہوئی۔ **ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین** علاوہ
ازیں مودودی صاحب رقمطرازہیں چنانچہ جاہلیت مشرکانہ کے عنوان میں
فرماتے ہیں : "جاہلیت خالصہ کے بعد یہ دوسری قسم کی جاہلیت (مشرکانہ)
ہے جس میں انسان قدیم ترین زمانہ سے آج تک مبتلا ہوتا رہا ہے اور ہمیشہ
گھٹیا درجہ کی دماغی حالت ہی میں یہ کیفیت رونما ہوئی ہے انبیاء علیہم السلام
کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد قہار کی خدائی کے قائل ہوگئے
وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہوگئیں مگر انبیاء' اولیاء'
شہداء' صالحین' مجاذیب' اقطاب' ابدال' علماء' مشائخ' اور ظل اللھوں کی
خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی جاہل
دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنالیا جن
کی ساری زندگیاں بندوں کی خدائی ختم کرنے اور صرف اللہ کی خدائی
ثابت کرنے میں صرف ہوئی تھیں۔ ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ
فاتحہ' زیارات' نیاز' نذر' عرس' صندل' چڑھاوے' نشان' علم' تعزیے اور
اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کرلی گئی۔
دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت و وفات'
ظہوروغیاب' کرامات و خوارق اختیارات' تصرفات اور اللہ تعالیٰ کے ہاں
ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری میتھالوجی تیار ہوگئی جو بت

پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہے۔ تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہوگئے اور عملاً وہی حالت قائم ہوگئی جو اللہ کے ماننے والے ان مشرکین کے ہاں ہے جن کے نزدیک بادشاہ عالم' انسان کی رسائی سے بہت دور ہے اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام امور نیچے کے اہکاروں ہی سے وابستہ ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ الہ' دیوتا' اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث' قطب' ابدال' اولیاء' اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں۔" (تجدید و احیائے دین' صفحہ ۱۹-۲۰)

مودودی صاحب کا یہ فرمانہ کہ خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہوگئیں مگر انبیاء اولیاء وغیرہ کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی رہی مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنالیا ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ زیارات نیاز عرس وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدائی کا دارومدار ان ہی امور پر ہے کیونکہ مودودی صاحب **وما اهل به لغير الله** کی تفہیم میں بیان کر چکے ہیں یہ مودودی کا اپنا جدید مذہب اور نیا دین ہے فاتحہ و نیاز کا ثبوت ہم پچھلے اوراق میں قرآن حکیم سے پیش کر چکے ہیں اگر آیت کریمہ **وما اهل به لغير الله** کا مطلب یہی ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ کھائے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اگرچہ جانور ہو یا غلہ یا اور کوئی کھانے کی چیز تو اس کی تخصیص کیوں جس پر نہ کوئی دلیل نہ ثبوت' مفسرین کرام تو اس کے معنی **ما ذبح لغير الله** فرماتے ہیں یعنی جو جانور کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام ہے ورنہ دنیا بھر کے سب حلال جانور حرام ہو جائیں گے کہ یہ زید کی بکری عمرو کی گائے' بکر کا اونٹ ہے۔ عام طور پر شرقاً غرباً اسی طرح مروج ہے اور بقول مودودی

تمام کھانے بھی حرام ہوجائیں گے جیسے کہ ولیمہ کا کھانا' عقیقہ کا گوشت' قربانی کی کلیجی' ہوٹل کی روٹی' دکان کا آٹا' گائے کا دودھ' بھینس کا مکھن و گھی وغیرہ کہ کسی چیز پر خدا کا نام تک نہ لیا گیا' اضافت غیر سے ہے چنانچہ مودودی اور ان جیسے عقیدہ والوں کے لئے یہ سب اشیاء حرام ہیں۔

وما اهل بہ لغیر اللہ کی تفسیر میں مفسرین کرام کی چند عبارات بطور نمونہ از خروارے ملاحظہ ہوں : "**وما اہل بہ لغیر اللہ ای ذبح الاصنام**"۔ (تفسیر مدارک' سورہ بقرہ) **وما اهل بہ لغیر اللہ ای ما ذکر علیہ غیر اللہ وھو ماکان یذبح لاجل الاصنام** (جامع المضمرات و مفردات راغب اصفہانی) **وما اہل لغیر اللہ بہ ھو ما ذبح الالھۃ** (لسان العرب و حرم) **ما اهل بہ لغیر اللہ ای ماسمی غیر اللہ اند ذبحہ** (مصباح) **وما اهل بہ لغیر اللہ ھو الذبح لغیر اللہ** (فتح الرحمٰن بکشف ما یلبس فی القرآن) **وما اهل بہ لغیر اللہ بہ ای رفع الصوت لغیر اللہ بہ و فھو تولھم باسم اللات والعزی عند ذبحہ** (تفسیر کشاف) **وما اہل بہ لغیر اللہ ای رفع بہ الصوت عند ذبحہ للصنم** (بیضاوی)" وغیرہم سے ثابت و واضح ہے کہ بوقت ذبح جس جانور پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے یعنی "بسم اللہ' اللہ اکبر" کے بجائے کسی غیر کا نام لیکر ذبح کرے وہ جانور حرام ہے۔

مودودی صاحب تمام علماء دین و آئمہ محدثین واجل مفسرین کے خلاف نیاز و فاتحہ پر اس کا حکم لگاتے اور شرک صریح مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ نیاز و فاتحہ کو بتا کر تمام مسلمانان عالم کو مشرک بتاتے خصوصاً جو فاتحہ دلائے اور نیاز کرائے وہ مشرک ہے اور مسلمانوں میں جید علماء و آئمہ نیاز و فاتحہ کو اپنا معمول بتاتے معتقدین کو نیاز فاتحہ کی تلقین فرماتے مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں : "ہر روز صبح کی نماز کے بعد کہے **یااللہ یاواحد یااحد یاجواد یاانفخی منک بنفخۃ خیر انک علی کل ماتشاء قدیر**۔ گیارہ دفعہ اور اس کو شروع کرے پنجشنبہ سے اس طور سے

کہ پہلے حضرات غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے۔" (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' صفحہ ۲۸)

شاہ ولی اللہ صاحب تو ہر روز صبح کی نماز کے بعد سیدنا غوث الاعظم اور تمام مشائخ سلسلہ کی فاتحہ کا حکم دے رہے ہیں، جو مودودی صاحب کے نزدیک مشرکانہ اعمال اور پوجاپاٹ ہے' شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دوسری جگہ فرماتے ہیں : "کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کرے روبقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے' **املجا ولا منجی من اللہ الا الیہ** بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکورہ پڑھے پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے۔" (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' صفحہ ۱۱۴)

ملاحظہ ہو شاہ صاحب شیرینی پر فاتحہ خواجگان چشت کے نام سے پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں جو مودودی کے نزدیک خدا کا شریک ٹھہرانا ہے۔ تیسری جگہ فرماتے ہیں : "اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے والدین اور پیر و استاد اور اپنے یاروں اور بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین' اور مومنات کی روح کو بخشے۔" (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' صفحہ ۳۲)

قارئین کرام از خود فیصلہ فرمالیں اگر مودودی صاحب حق پر ہیں تو شاہ ولی اللہ صاحب مشرک ہوئے اور اگر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسلمان ہیں تو مودودی صاحب کافر ٹھہرے اور یہ مسئلہ مسلمہ ہے جس کو ناظم تعلیمات دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے' لکھتے ہیں : "جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔" (اشد العذاب علیٰ مسیلمۃ الپنجاب' صفحہ ۲' مطبع مجتبائی جدید دہلی)

تو جو شخص سارے مسلمانان عالم کو جن میں علماء صلحا اور ائمہ شامل

ہیں سب کو مشرک یعنی کافر سے بدتر کہے' کیا وہ کافر نہ ہوگا؟ پس مودودی صاحب تمام مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے کیونکہ مسلمانوں بلکہ اولیاء کاملین و علماء فاضلین بذات خود نیاز و فاتحہ کرتے اور متعلقین کو تلقین فرماتے اگر کوئی مسلمان نیاز و فاتحہ نہ بھی کرتا تو اس فعل نیاز فاتحہ کو بہتر اور احسن ہی جانتا چنانچہ تمام مسلمانوں کو مشرک کہنا بذات خود اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنا ہے اور مودودی صاحب کا یہ فرمانا "اور دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت و وفات ظہور وغیاب کرامات و خوارق اختیارات و تصرفات اور اللہ کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری میتھالوجی تیار ہوگئی جو بت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہے۔" یعنی یہ بھی جاہلیت مشرکانہ میں داخل اور شامل ہے چنانچہ یہ بھی شرک صریح ٹھہرا۔

یہ عبارت مودودی صاحب کی جہالت تامہ پر دلالت کرتی ہے قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ کا ذکر فرمایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات واقعہ بیان فرمایا۔ سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف برخیا کی کرامت و خوارق عادت کہ پل جھپکتے منزلوں دور ملکہ بلقیس کا تخت جو نہایت وزنی سات کمروں کے اندر مقفل پہرہ داروں کی محافظت کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا یہ تصرفات و اختیارات قرآن کریم میں بکثرت موجود' ان سب کو شرک بتانا گویا اللہ عزوجل پر شرک کا فتویٰ لگانا اور قرآن کریم کو شرک کا داعی بتانا ہے پھر یہ کہنا کہ "تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہوگئے اور عملاً وہی حالت قائم ہوگئی جو اللہ کے ماننے والے ان مشرکین کے ہاں ہے۔" گویا یہ تمام امور مودودی صاحب کے مذہب نا مذہب میں

شرک ہیں۔

توسل واستمداد خود قرآن کریم میں مذکور بنی اسرائیل پر جب کوئی مصیبت آتی وہ موسیٰ علیہ السلام کے حضور حاضر ہوکر توسل اور استمداد طلب کرتے مثلاً (کما قال تعالیٰ) **و او حینا الی موسی اذاستسقٰہ قومہ ان اضرب بعصاک الحجر فانبجست منہ اثنتاعشرۃ عینا**(الاعراف : ۱۶۰) "اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے"۔

بنی اسرائیل نے پانی خدا سے نہ مانگا بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے حضور حاضر ہو کر حصول پانی کی التجا کی جیسا' **اذاستسقٰہ قومہ** "اس (موسیٰ) سے اس کی قوم نے پانی مانگا" اس ہی ایک آیت کریمہ سے توسل و استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ سب ثابت ہوئے۔ اس جیسی متعدد آیات قرآن کریم میں مذکور' مزید معلومات کے لئے ہمارے کتاب **سبیل المومنین فی قران مبین** اور **خیر الھدیٰ لدفع الطغیٰ** وغیرہ مطالعہ فرمائیں۔

مخلوق میں جو شے ایک کے لئے ثابت وہ دوسرے کے لئے بھی شاہد' اس پر حکم شرک لگانا اللہ عزوجل پر شرک کا فتویٰ لگانا ہے' پس ثابت ہوگیا کہ مودودی اور پرستاران مودودی کے دین جدید اور مذہب غیر کو اسلام سے کوئی علاقہ نہیں' یہ اسلام کے خلاف ایک سازش اور بغاوت ہے۔ اللہ سبوح و قدوس اس رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے آمین۔ **ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا و مولینا محمد والہ اصحابہ وبارک وسلم دائما ابدا ابدا۔**

فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہٗ

جمعۃ المبارک ۱۵ شوال ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء۔